کیا کافروں کے نہانے سے سویمنگ(Swimming) پول ناپاک ہوجائیں گے؟

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ

الاستفتاء: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ہمارے یہاں انگلینڈ میں جو سویمنگ پول ہوتے ہیں جہاں مسلم اور کافر دونوں سویمنگ کرنے کے لیے آتے ہیں اور کافر لوگ تو پاکی و ناپاکی کا خیال نہیں رکھتے تو پھر کیا ان کے سویمنگ پول میں نہانے سے پانی ناپاک نہیں ہوجائے گا تو ایسے ناپاک پانی میں ہمیں نہانا کیسا؟

سائل:سلیم (انگلینڈ)

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

اَلْجَوَابُ بِعَونِ المَلِکِ الوَھَّاب اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ لِیَ النُّوْرَوَالصَّوَاب

کافر کے نہانے یا سوِیمنگ کرنے سے سویمنگ پول کا پانی ناپاک نہیں ہوگا بلکہ اپنی اصل طہارت پر رہے گا کیونکہ نجاست کے ثبوت کے لیے یقینی دلیل کی حاجت ہے۔کافر کے ناپاک ہونا اور اورگندگی و ناپاکی کی حالت میں سویمنگ کرنا اور اس سے نجاست کا چھوٹ کر سویمنگ پول میں جانا یہ سب شکوک و شبہات ہیں اور حرمت ونجاست عارضی ہیں اور محض شک سےحرمت ونجاست کا ثبوت نہیں ہو گا۔

جیسا کہ اعلی حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں کہ شریعتِ مطہرہ میں طہارت وحلّت اصل ہیں اور ان کا ثبوت خود حاصل کہ اپنے اثبات میں کسی دلیل کا محتاج نہیں اور حرمت ونجاست عارضی کہ ان کے ثبوت کو دلیل خاص درکار اور محض شکوک وظنون سے اُن کا اثبات ناممکن۔قاعدہ نصوص علیہ احادیث نبویہ علی صاحبھا افضل الصلاۃ والتحیۃ وتصریحات جلیہ حنفیہ وشافعیہ وغیرہم عامہ علما وائمہ سے ثابت یہاں تک کہ کسی عالم کو اس میں خلاف نظر نہیں آتا۔

[فتاوی رضویہ ج۴ ص۴۷۶ ملخصا]

اگر غور کریں تو کس قدر شکوک و شبہات ہیں اُن کھانوں اور مٹھائیوں میں جو کفار اور ہندو لوگ بناتے ہیں۔ہمیں اُن کی بے احتیاطیوں پر یقین بھی ہے او ر یہ بھی پتا ہے کہ اُن کی کوئی چیز گوبر وغیرہ نجاسات سے خالی نہیں ہوتی اور یہ بھی معلوم ہےکہ اُن کے نزدیک گائے بھینس کا گوبر اور ان کا پیشاب پاک وصاف ہےبلکہ نہایت مبارک ومقدس ہے۔پھر بھی علماء کرام اُن کی چیزوں اور بنائی ہوئی مٹھائیوں کو کھانا جائز کہتے ہیں حرام ونجاست حکم نہیں کرتے۔انظر الی الفتاوی الرضویہ فتجد امثلتہ

جیسا کہ ردالمحتار میں تتارخانیہ سے منقول ہے کہ"طاھر ما یتخذہ اھل الشرک او الجھلۃ من المسلمین کالسمن والخبز والاطعمۃ والثیاب"جو چیز مشرکین اور جاہل مسلمان بناتے ہیں مثلاً گھی، روٹی، کھانے اور کپڑے وغیرہ وہ پاک ہیں

(ردالمحتار کتاب الطہارۃ مطبوعہ مصطفی البابی مصر ۱/۱۱۱)

علماء کرام کی عادت یہ ہے کسی ادنٰی احتمال پر بھی طہارت وحلت کا حکم لگاتے ہیں۔جبکہ کسی ادنی احتمال بلکہ کامل احتمالات پر بھی حکمِ نجاست نہیں لگاتےپھر کیونکر محض خیالات پر حکمِ حرمت یا نجاست لگادیا جائے ۔ دیکھو گائے بکری اور ان جیسے دیگر جانور اگر کنویں میں گر کر زندہ نکل آئیں تویقینی طور پراس کنویں

کو پاک ہی کہیں گے حالانکہ کون کہہ سکتا ہے کہ اُن کی رانیں پیشاب کی چھینٹوں سے پاک ہوتی ہیں مگر علما فرماتے ہیں کہ اس بات ہے احتمال ہے کہ اس پانی میں گرنے سے پہلے کسی آبِ کثیر میں گئی ہوگی اور اُن کا جسم دُھل کر صاف ہوگیا ہوگا ۔لہذا جب پاکی کا احتمال ہے تو حکمِ نجاست نہیں لگائیں گے۔

جیسا کہ ردالمحتار میں ہے :"قال فی البحر وقیدنا بالعلم لانھم قالوا فی البقر ونحوہ یخرج حیا لایجب نزح شیئ وان کان الظاھر اشتمال بولھا علی افخاذھا لکن یحتمل طہارتھا بان سقطت عقب دخولھا ماء کثیرا مع ان الاصل الطھارۃ ومثلہ فی الفتح"

البحر میں فرمایا ہم نے اسے علم (یقین) کے ساتھ مقید کیا ہے کیونکہ انہوں نے گائے اور اس کی مثل جو (کنویں سے) زندہ نکلیں، کے بارے میں کہا ہے کہ کسی چیز کا نکالنا واجب نہیں اگرچہ ظاہر یہ ہے کہ اُن کی رانوں پر پیشاب لگا ہوتا ہے لیکن اس بات کا احتمال ہے کہ اس کے زیادہ پانی میں داخل ہونے کے بعد نجاست دُھل گئی ہو اور وہ پاک ہوگئی ہو علاوہ ازیں طہارت اصل ہے اور اسی طرح فتح القدیر میں ہے ۔

(ردالمحتار فصل فی البئر مطبوعہ مجتبائی دہلی ۱۴۲/۱)

اور دوسری بات اگر کافر سے نجاست کا یقین بھی ہوجائے تو بھی سویمنگ پول ناپاک نہیں ہوگا کیونکہ سویمنگ پول دہ دردہ یا اس سے بڑے ہوتے ہیں اور اس میں پانی کثیر ہوتا ہے اور ماءِ کثیر میں نجاست پڑجائے تو وہ ناپاک نہیں ہوتا جب تک اُس نجاست کا اثر یعنی رنگ بو یا ذائقہ پانی میں ظاہر نہ ہوجائے۔

کثیر پانی کے بارے میں حدیث میں آیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ **إِنَّ الْمَاءَ طَاهِرٌ إِلاَّ إِنْ تَغَيَّرَ رِيحُهُ أَوْ طَعْمُهُ أَوْ لَوْنُهُ بِنَجَاسَةٍ تَحْدُثُ فِيهِ" کثیر پانی پاک ہے جب تک نجاست اس کی خوشبو یا ذائقہ یا رنگ نہ بدل دے۔**

[السنن الکبری باب الماء الکثیر لاینجسہ شی ج ۱ص۳۳ رقم الحدیث۱۲۷۳]

اور درمختار میں ہے کہ **"(وَكَذَا) يَجُوزُ (بِرَاكِدٍ) كَثِيرٍ (كَذَلِكَ) أَيْ وَقَعَ فِيهِ نَجِسٌ لَمْ يُرَ أَثَرُهُ بِهِ يُفْتَى بَحْرٌ "** اور اسی طرح ہی کثیرپانی سے وضو جائز ہےاگرچہ اس میں نَجاست پڑ جائے جب تک وہ نجاست اس پانی کے اثر یعنی رنگ یا بو یا ذائقہ دکھائی نہ دے ،اسی پر فتوی ہے ۔

["الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الطھارۃ، باب المیاہ، مطلب في أن التوضی من العوض... ، ج1 ص187]

جب کافر کی سویمنگ سے پانی ناپاک ہی نہیں ہوگا تو پاک پانی میں آپ کو سویمنگ کرنا بھی جائز ودرست ہے لیکن ایسی جگہوں پر بدنگاہی کے مناظر بہت ہوتے ہیں لہذا ایسی جگہوں پر جانے سے اجتناب ہی ضروری ہے ۔

وَاللهُ تَعَالٰی اَعْلَمُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَ صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

کتبہ ابو الحسن محمد قاسم ضیاء قادری

Date:11-9-2018

Swimming Pools & Water Purity

الحمدلله والصلوة والسلام على رسول الله

QUESTION:

What do the noble scholars of the mighty Sharī'ah say concerning swimming pools here in England used by both Muslims and non-Muslims. Non-Muslims do not pay concern to issues of legal purity and impurity so will their swimming in such pools cause the water to become impure? If so what of our swimming in such pools?

ANSWER:

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ
اَلْجَوَابُ بِعَونِ المَلِکِ الوَھَّاب اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ لِیَ النُّوْرَوَالصَّوَاب

The swimming of a non-Muslim in a swimming pool will not make its water impure. On the contrary the water will remain on its original purity because establishing impurity (najasah) requires a definite evidence. A non-Muslim being impure and swimming in a state of impurity and filth and the detaching of filth and its entering the pool are doubts and suspicions and unlawfulness and impurity are incidental and the proof for forbiddance and impurity cannot be established by mere doubt.

Just as Sayyidī A'la Hazrat al-Imām Ahmad Ridā Khān (may Allāh cover him with mercy) mentions that in the pristine Shar'īah purity and permissibility are the original rule and their proof is self-evident in that they are not in need any evidence for their establishment. Unlawfulness and impurity are incidental and a specific evidence is required to prove them. Establishing them by mere doubts and conjectures is not possible. This stipulated juristic principle is established from Prophetic Ahādīth, clear evident statements both from the Hanafīs and Shāf'īs and other than them and leading jurists generally so much so that opposition to it is not apparent from any ālim.

[al-Fatāwā al-Ridwiyyah Vol 4 Pg 476 – summarised]

If we were to contemplate on how much doubt and uncertainty there is in those foods and sweet-meals which are prepared by disbelievers and Hindus. We are well acquainted with their carelessness and we also know that none of their products are free from dung and impurities, furthermore, we are aware that they consider the dung and urine of cows and buffalos to be pure and clean, even extremely blessed and honoured. Even so, the scholars deem the consumption of their products and sweet foods permissible, not impure and harām; if you look in Fatāwā Ridawiyyah, you will find examples of such.

Thus, it is stated in Radd al-Muhtār, with reference to Tātarkhāniya:

"Those things which the polytheists or ignorant Muslims make, for example, ghee, bread, food and clothes, etc. are pure."

[Radd al-Muhtār, vol 1, pg 111[

It is the practice of the noble scholars that they issue the verdict of purity and lawfulness [of a thing] even based upon the slightest possibility [of purity]. Whereas, they do not give the ruling of impurity based on slight possibility, even great possibility, then how can the ruling of unlawfulness be given based upon mere assumptions.

Consider a cow, goat or similar animal, if they were to fall into a well and come back out alive, we would certainly consider that well to be pure, even though nobody can say with certainty that it's thighs are free from urine splashes, however, the scholars state that there is a possibility that it could have entered a large body of water prior to falling into the water [of that well], therefore its body would have been washed and become clean. Hence, if there is a possibility of purity, the verdict of impurity will not be given. Just as it is stated in Radd al-Muhtār:

"It is mentioned in al-Bahr, we have attached it with knowledge (certainty) because they have said that if a cow or its like was to come out alive (from a well), it is not necessary that anything be taken out, even if it is apparent that there is [usually] urine upon its thighs, however, there is a possibility that the impurity was washed away after it entered into a large body of water, thus becoming pure, in addition to purity being the default [state], and something similar is stated in Fath al-Qadīr."

[Radd al-Muhtār, vol 1, pg 142]

Secondly even if there is certainty of impurity from the disbeliever the swimming pool will still not become impure because it is 10 cubits by 10 cubits or greater and the volume of water in it will be large and a large body of water does not become impure by impurity falling into it until the sign of that impurity, i.e. colour, smell or taste does not become apparent in it.

Concerning large bodies of water the Prophet ﷺ mentioned in hadīth:

"Indeed [a large body of] water is pure except if it's smell, taste or colour is changed by the occurrence of an impurity in it."

[al-Sunan al-Kubrā, hadīth 1273]

It is stated in al-Durr al-Mukhtār:

"(Similarly) it is permissible to perform Wudū (with a stagnant) large body of water (likewise) i.e. that into which impurity has fallen into it but no sign of it is evident and the fatwā is upon that."

[al-Durr al-Mukhtār and Radd al-Muhtār, vol 1, pg 187]

When the water is not made impure by a disbeliever swimming in it then your swimming in pure water is also permissible and correct but there are many inappropriate scenes for one's eyes in such places so it is necessary to avoid such places.

وَاللہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

كتبہ ابو الحسن محمد قاسم ضیاء قادری
Translated by Ustādh Ibrār Shafī’